سوال

(449) نمازِجنازہ کے بعد میت کےلیے دعا مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازجنازہ سے فارغ ہوچکنے کے بعد میت کےلیے دعا مانگنا شرعاًکیسا ہے ؟کیا حدیث «اذا صلیتم علی المیت فاخلصوالہ الدعاء» "جب تم میت کی جنازہ پڑھو تواس کےلیے خصوصی طور پردعائیں کرو۔اوراب‌ن شیبہ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ "انھوں نے نمازجنازہ پڑھی پھر میت کےلیے دعا کی سے اس کا جواز نکلتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحث طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا نمازجنازہ سے فارغ ہوچکنے کے فوراًبعد میت کےلیے دعا کا جواز ہے یانہیں ؟۔۔۔نمازجنازہ کے بعد دعا مانگنے کی دلیل کے طور پر سوال میں مذکوردو روایات پش کی گئی ہیں لیکن درست بات یہ ہے کہ میت کےلیے دعا نمازجنازہ کے دوران دعا مانگی جائے۔پہلی حدیث کی تشریح بقول علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ یوں ہے۔

"میت کےلیے اخلاص کے ساتھ دعا کروکیونکہ اس نماز سے مقصود صرف میت کےلیے سفارش کرنا ہے جب دعا میں اخلاص اورعاجزی ہوگی تواسے قبول ہونے کی امید ہے۔" (عون المعبود3/188)

اورمستدرک حاکم میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے :

«ویخلص الصلاۃ فی التکبیرات الثلاث»

یعنی "جنازہ کی تین تکبروں کے دوران اخلاص دعا کرے۔"

مستدرک حاکم کی اس حدیث سے اس امرکی وضاحت ہوگئی کہ دعا کا تعلق خالصتاًحالت نماز کے ساتھ ہے نہ کہ بعد از نماز سے اصول فقہ کا معروف قاعدہ ہے کہ :"الاحادیث یفسر بعضھا بعضا "احادیث ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں ۔"اس بناء پراس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم نمازجنازہ پڑھنا چاہو تو میت کےلیے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔یہ «اقامۃ المسبب مقام السبب» (سبب بول کر مسبب مرادلینا)کی قبیل سے ہے ارادہ سبب اورنماز مسبب ہے حدیث کے الفاظ «فاخلصوا» میں فاء کے ترتیب وتعقیب بلامہلت ہونے کا یہی مطلب ہے ۔اگر مقصود یہاں نمازجنازہ سے فراغت کے بعد دعا ہوتی توپھر فاء کی بجائے لفظ "ثم "ہونا چاہیے تھا جوعام حالات میں ترتیب اورتراخی کا فائدہ دیتا ہے احناف کی یہ توجیہ غلط ہے فاء "تعقیب "کا یہ مطلب ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے۔علاوہ ازیں یہ حدیث سنن ابوداؤداورسنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اورامام ابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ

نے اس حدیث کو جنازہ کے دوران دعا پڑھنے کے ضمن میں ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر عنوان یوں قائم کیا ہے ۔

(باب الدعاء للمیت) اور اس حدیث پر امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تبویب بھی ملاحظہ فرمائیں اور بار بار غور سے پڑھیں :

«باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ»

یعنی "نماز جنازہ میں دعا کے بارے میں جو کچھ آیا ہے ۔ اس کا بیان ۔ ۔ ۔

اس سے معلوم ہوا کہ محدثین اور احناف کے فہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے لہذا اس تحریف پر انہیں ندامت کا اظہار کر کے حق کی طرف رجوع کی فکر کرنی چاہیے ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ۔

«مراجعۃ الحق خیر من التمادي فی الباطل»

"باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ آدمی حق کی طرف رجوع کر لے ۔ (اعلام الموقعین)

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے قرآن مجید میں ہے :

فَإِذا قَرَأتَ القُرءانَ فَاستَعِذ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجيمِ ﴿٩٨﴾... سورة النحل

"جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو ۔"

ائمہ لغت "زجاج" وغیرہ نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے ۔

«اذا اردت ان تقرا القرآن فاستعذ باللہ ولیس معناہ استعاذ بعد ان تقرا القرآن»

"جب آپ قرآن کی تلاوت کا ارادہ کریں تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کریں اس کا یہ معنی نہیں کہ تلاوت قرآن کے بعد "اعوذ باللہ" پڑھا کرو ۔"

اسی کی مثل قائل کا قول ہے :

«اذا اکلت فقل : بسم اللہ»

یعنی "جب تو کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھنی چاہیے" ۔ ۔ ۔ امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ "فقہاء کرام کا اس بات پر اجتماع ہے کہ "استعاذہ" قراءت سے پہلے ہے ۔" (تفسیر فتح القدیر: 3/193)

بلاشبہ شرح میں دعا کی بالعموم تاکید ہے غالباً اس بناء پر فقہاء حنفیہ نے جنازہ میں قراءت سے استغنائی پہلو اختیار کر کے اس کا نام دعاء و ثناء وغیرہ رکھا ہے موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میں ہے «لاقراءۃ علی الجنازۃ وھو قول ابی حنیفۃ» اور یہ قول "المبسوط" للسرخسی رحمۃ اللہ علیہ میں بھی ہے (2/64) ۔ ۔ ۔ البتہ محقق ابن الہمام فتح القدیر (1/489)

"فاتحہ نہ پڑھے تاہم بہ نیت ثنا پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ قراءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔" علامہ ابن الہمام جیسے محقق کی یہ بات انتہائی ناقابل فہم ہے اس لیے کہ فاتحہ کی قراءت کا اثبات تو صحیح بخاری میں موجود ہے ۔ «باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ»

توپھر کیا یہ بات معقول ہے کہ اثناء جنازہ میں اخلاص دعا کی تاکید تو نہ ہو لیکن سلام پھیرنے کے بعد کہا جائے کہ اب اخلاص سے دعا کرو غالباًاس دھوکہ کے پش نظر حنفی بھائی نماز جنازہ کا تو جھٹکا کرتے ہیں بعد میں لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

اصول فقہ کا قاعدہ معروف ہے کہ "عبادات میں اصل "حظر" (ممانعت) ہے جواز کےلیے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔"عہد نبوت میں کتنے جنازے پڑھے گئے کسی ایک موقع پر بھی ثابت نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کے بعد دعا کی ہو صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

«من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد» صحيح البخاري كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود (٢٦٩٧) (بخاری ومسلم)

یعنی''جو کوئی دین میں اضافہ کرتا ہے وہ مردود ہے۔''

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«علیک بالاثر وطریقۃ السلف وایاک وکل محدثۃ فانہا بدعۃ»

"آثار اور طریقہ سلف کو لازم پکڑو اپنے آپ کو دین میں کمی بیشی سے بچاؤ وہ بدعت ہے۔"(ذم التاویل از ابن قدامہ)

ابن الماجشون نے کہا کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔

"جو دین میں بدعت ایجاد کرکے اسے اچھا سمجھے تو گویا وہ یہ باور کراتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی ہے اس لیے کہ اللہ کا فرمان ہے

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾... سورة المائدة

جو شے اس وقت دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔(الاعتصام فی زم البدع (١/٣٣) للشاطبی)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اس نے نئی شریعت بنالی۔(السنن والمبتدعات)

رہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر (فعل صحابی) تو اس کا تعلق نماز جنازہ کے متصل بعد سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دفن میت کے بعد سے ہے کیونکہ مصنف نے اس اثر پر عنوان قائم کیا ہے اور اس کے تحت مذکورہ جملہ آثار اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس دعا کا تعلق تدفین میت کے بعد سے ہے عنوان کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے

«باب فی الدعاء للمیت بعد ما یدفن ویسوی علیہ»

"قبر پر مٹی برابر کرکے میت کےلیے دعا کرنے کا بیان۔"

اور تدفین کے بعد میت کےلیے دعا کرنا ثابت شدہ امر ہے جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ ذی البجادین کی قبر پر دیکھا جب دفن سے فارغ ہوئے تو قبلہ رخ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔(اخرجہ ابو عوانۃ فی صحیح فتح الباری 11/144)

تمام بھلائی سنت نبوی کی پیروی میں ہے اور بدعت میں شر ہی شر ہے اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں کو"صراط مستقیم"پر چلنے کی توفیق بخشے۔آمین!

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص741

محدث فتویٰ